Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH QADIAN-143516.
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-5

جلد ۳۰　　شمارہ ۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۲۴ ؍ربیع الاوّل ۱۴۰۱ ھ　　۲۹ ؍صلح ۱۳۶۰ ہش　　۲۹ ؍جنوری ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۲۷ ؍صلح (جنوری) - حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۱ ؍صلح (جنوری) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور ایدہ اللہ کو ابھی ضعف ہے ۔"

احباب کرام التزام سے دُعائیں جاری رکھیں کہ قادرِ مطلق خدا ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو - آمین -

قادیان ۲۷ ؍صلح (جنوری) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ حیدرآباد سے براستہ دہلی بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر اور وہاں سے بذریعہ کار مورخہ ۲۲ ؍۲۱ کی شب بخیر و عافیت قادیان تشریف لا چکے ہیں ۔ الحمد للہ ۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور عزیز میاں کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہنوز حیدرآباد (دکن) ہی قیام پذیر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حامی و ناصر ہو ۔ آمین ۔

ـــــ مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

ــــ:)✻(:ــــ

نوبل انعام یافتہ شہرۂ آفاق احمدی سائنسدان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی مرکزِ احمدیت قادیان میں تشریف آوری

(اور)

پُرتپاک و والہانہ استقبال !!

قادیان - ۲۶ ؍صلح (جنوری) ـــــ نوبل انعام یافتہ شہرۂ آفاق احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا کل رات آٹھ بجکر بیس منٹ پر عالمی اعزاز حاصل کرنے کے بعد پہلی مرتبہ احمدیت کے دائمی روحانی مرکز قادیان میں تشریف آوری پر اہلِ قادیان اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے آنے والے کثیر تعداد نے جماعت کی طرف سے مسجد مبارک کے نیچے والہانہ انداز میں فلک شگاف اسلامی نعروں کے ساتھ پُرجوش خیر مقدم کیا گیا ۔ احباب جماعت محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی ملاقات کا شوق دل میں لئے آپ کے استقبال کی غرض سے امرتسر ۔ رشی نگر ۔ ناصر آباد ۔ کوریل میتھ دار ۔ جموں ۔ چندر واہ ۔ سہارنپور ۔ کانپور اور یاری پورہ سے کافی تعداد میں پہلے سے ہی قادیان پہنچ چکے تھے ۔

اس سے پہلے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف جب دہلی سے انڈین ایرلائنز کے طیارہ میں بعد دوپہر بوقت قریباً دو بجکر بیس منٹ پر امرتسر پہنچے تو ایرپورٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ۔ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و ناظر تعلیم ۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے انچارج وقف جدید اور جناب رجسٹرار صاحب گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر نے آپ کا پُرتپاک استقبال کیا ۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے ۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید ۔ مکرم محمد یوسف صاحب درویش اور یونیورسٹی کے بعض دیگر افراد بھی وفد کے ہمراہ ہوائی اڈے پر موجود تھے ۔ ایرپورٹ سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو یونیورسٹی لے جایا گیا ۔ جہاں یونیورسٹی کے چانسلر آنریبل جے سنگھ لال صاحب بھٹی نے ایک پُرشکوہ تقریب میں آپ کو "ڈاکٹر آف سائنس" کی اعزازی ڈگری عطا کی ۔

بارش اور سردی کی شدید لہر کی وجہ سے مسلسل کئی روز سے موسم کی انتہائی ناسازگاری کے باوجود محترم ڈاکٹر صاحب کے شایانِ شان استقبال کے لئے قادیان میں خاطر خواہ انتظامات کئے گئے تھے ۔ چنانچہ مسجد مبارک کے سامنے والے بڑے گیٹ اور اس سے اندرونی حصہ کو خوشنما برقی قمقموں ۔ ٹیوب لائیٹوں ۔ رنگ برنگی جھنڈیوں اور خوبصورت استقبالیہ بینروں سے آراستہ کیا گیا تھا ۔ جبکہ جلسہ گاہ کے قریب اور محلہ احمدیہ کے چوک میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے بھی دو خوشنما استقبالیہ محرابیں بنائی گئی تھیں ۔

امرتسر سے بذریعہ کار جماعتی وفد کے ہمراہ قادیان پہنچنے پر سب سے پہلے ناظران و ممبران صدر انجمن احمدیہ ، افسران صیغہ جات ۔ اور قادیان و بیرونی جماعتوں کے بعض چنیدہ احباب نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سے مصافحہ کیا ۔ اور انہیں پھولوں کے ہار پہنائے ازاں بعد تمام احباب نے پورے نظم و ضبط اور جماعتی وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرداً فرداً مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کیا ۔ اس موقعہ پر محترم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کرنے والے احباب کا انفرادی تعارف کرانے کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بنفسِ نفیس انجام دیئے ۔ استقبالیہ تقریب سے فارغ ہو کر محترم ڈاکٹر صاحب بوقت قریباً سوا نو بجے شب محترم میاں صاحب کے ہمراہ دار المسیح میں تشریف لے گئے ۔ جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا ۔

مشفقانہ تربیتی خطاب

آج بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خواہش کے احترام میں محترم ڈاکٹر صاحب نے احبابِ جماعت کو ایک مختصر مگر انتہائی مشفقانہ اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا ۔ جس میں آپ نے قابلِ فخر عالمی اعزاز حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تمام احبابِ جماعت کی دعاؤں کا خصوصی رنگ میں شکریہ ادا کرنے کے بعد احمدی بچوں کو سائنس کے میدان میں زیادہ سے زیادہ آگے آنے اور اور احمدی والدین کو اس باب میں اپنے بچوں کی مناسب رنگ میں حوصلہ افزائی کرنے کی تلقین فرمائی ـــ !!

محترم ڈاکٹر صاحب کے اس پُر اثر خطاب کے بعد محترم میاں صاحب نے اجتماعی دُعا فرمائی اور تھوڑے سے توقف کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب بذریعہ کار محترم میاں صاحب کی معیت میں مزار مبارک پر دُعا کرنے اور پھر قادیان کے بعض محلہ جات میں واقع اپنے بزرگان و اقارب کے مکانات دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے ۔

استقبالیہ تقریب

ٹھیک ساڑھے دس بجے محترم ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں وسیع پیمانہ پر ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا ۔ جس میں گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر ۔ پنجابی یونیورسٹی کے ہیڈ آف دی فزکس ڈیپارٹمنٹ ۔ بیرنگ کرسچین کالج بٹالہ کے بعض پروفیسر صاحبان اور طلباء و طالبات ۔ شہر کے بعض سر برآوردہ غیر مسلم اصحاب ۔ پریس اور ٹیلیویژن کے نمائندگان باہر سے آنے والے مہمانانِ کرام اور چنیدہ مقامی احباب مدعو تھے ۔ اس موقعہ پر سب سے پہلے محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے صحن مہمان خانہ میں موجود تمام مدعوین کا محترم ڈاکٹر صاحب سے تعارف کروایا ۔ بعدہ محترم موصوف نے تمام اصحاب کی معیت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لے جا کر چائے نوش فرمائی ۔ بفضلہ تعالیٰ یہ پُرلطف تقریب انتہائی خوشگوار ماحول میں انجام پذیر ہوئی ۔

اس اجتماعی تقریب سے فراغت پانے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطہ میں بنائے گئے اسٹیج پر تشریف لائے جہاں آپ کے اعزاز میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی ۔ اس موقعہ پر احباب جماعت کے علاوہ دُور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر التعداد غیر مسلم دوست بھی موجود تھے ـــ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ صلح ۱۳۶۰ ہش

فخرِ احمدیت — محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب

گزشتہ سے پیوستہ سال ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں شہنشاہ کارل گستاف کے ہاتھوں ذراتی فزکس کے میدان میں اہم ترین انکشاف کرنے پر نوبل انعام پانے والے پہلے شہرۂ آفاق مسلمان سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی وجیہہ اور پُر وقار مگر انتہائی سادہ اور منکسر المزاج شخصیت دنیائے علم و دانش کے لئے تعارف و تبصرہ کی محتاج نہیں۔ انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی دعوت پر ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور سائنسی اداروں کے حالیہ دَورہ کے ضمن میں آپ کی اہم ترین معروفیات ان دنوں مُلکی اخبارات و رسائل کا خاص موضوع بنی ہوئی ہیں۔ اندریں صورت جہاں تک سائنس کے وسیع و عریض میدان میں محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے بلند اور ممتاز مقام، خداداد اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں، علم و تحقیق کے باب میں حاصل کردہ عظیم الشان فتوحات، امنِ عالم کے قیام کے لئے مؤثر اور مخلصانہ مساعی اور تمام نوعِ انسانی کی گراں قدر اور نمایاں خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو دیئے جانے والے عالمی انعامات و اعزازات کا تعلق ہے نہ صرف یہ کہ دُنیا کا ہر تعلیم یافتہ روشن دماغ ان سے بخوبی واقف و آگاہ ہے۔ بلکہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے عروج و کمال کی طویل اور دلچسپ ترین داستان کے یہ تمام منور و تابندہ گوشے آج انسانی تاریخ کے ایک ایسے روشن اور مستقل باب کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ جسے رہتی دُنیا تک کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

تاہم — آج بھی دنیا کا ایک معتدبہ دانشور طبقہ اس حقیقت سے بہت کم واقف ہے کہ نوبل پرائز کی اسّی سالہ تاریخ میں بحیثیت مُسلمان سب سے پہلا عالمی اعزاز حاصل کر کے تمام عالمِ اسلام کو عزت و سربلندی سے ہمکنار کرنے والا یہ ممتاز اور نامور سائنسدان ایک مخلص و فدائی احمدی، خاندان کا چشم و چراغ اور بین الاقوامی حیثیت کی حامل سراسر مذہبی و رُوحانی جماعت — "جماعت احمدیہ" — کا ایک قابلِ فخر و ستائش ہونہار سپوت ہے۔ نیز یہ کہ اس جلیل القدر فرزندِ احمدیت کی تمام تر عظیم الشان کامیابی جہاں اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائید و نصرت اور امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام افرادِ جماعت احمدیہ کی شبانہ روز عاجزانہ دُعاؤں کی مرہونِ منت ہے وہاں محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو ملنے والا یہ عالمی اعزاز مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس عظیم الشان پیشگوئی کو ایک مرتبہ پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ پورا کر کے احمدیت کی صداقت و حقانیت پر مُہرِ تصدیق بھی ثبت کر رہا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے آج سے قریباً ۹۰ سال پہلے خدائے علام الغیوب سے اطلاع پاکر بایں الفاظ شائع فرمائی تھی کہ :-

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ .... اَے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پُورا ہو گا" (تجلیاتِ الٰہیہ)

آج ہمارے دل محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے وجود میں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان خارقِ عادت نشان کو پُوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر دیکھ کر جہاں ایک عجیب سے ناقابلِ اظہار رُوحانی سرُور و شادمانی کے احساس سے سرشار اور اس کی بارگاہ میں شکر گزاری کے اَن گنت جذبات سے معمور ہیں، وہاں ذہنی طور پر ہم یہ پختہ اور کامل یقین بھی رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و احسان اور معجزانہ قدرت نمائی سے غلبۂ اسلام کی موجودہ صدی میں جماعتِ احمدیہ کو اس سے بھی کہیں زیادہ عظیم اور بے شمار دینی و دُنیوی اعزازات سے سرفراز فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پس اللہ تعالیٰ کی ان عظیم الشان آسمانی بشارتوں کا مورد بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے نونہال اپنی خدا داد ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو صحیح نہج پر گامزن کرتے ہوئے نوجوانانِ احمدیت سے نام محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے اِن زرّیں

(باقی دیکھئے صفحہ ۴ پر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۝ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سپاس نامہ

قابلِ احترام جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب!
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سنہ ۱۹۷۹ء میں آپ دُنیا کے سب سے بڑے اعزاز NOBEL PRIZE حاصل کرنے کے بعد پہلی مرتبہ ہندوستان اور جماعتِ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں تشریف لائے ہیں۔

آپ کی تشریف آوری پر قادیان اور بھارت کے احمدی احباب خلوصِ دل سے آپ کو خوش آمدید اور اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہتے ہیں۔

قریباً نوّے سال قبل حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ خوشخبری دی تھی کہ آپؑ کے ماننے والے ہر علمی میدان میں غیر معمولی ترقی کریں گے اور علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

محترم ڈاکٹر صاحب! ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرنے والوں میں سے آپ کا وجود صفِ اوّل میں شامل ہے۔ ابتداء سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل سے تعلیمی میدان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق بخشی۔ چنانچہ آپ نے میٹرک میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ پھر ایم۔اے آنرز ریاضی اور بعد ازاں فزکس PHYSICS کا تین سالہ نصاب ایک سال میں مکمل کر کے غیر معمولی قابلیت کا ثبوت دیا۔ چونکہ آپ کا میلانِ طبع PHYSICS (طبعیات) کی طرف تھا اس لئے آپ نے سنہ ۱۹۵۲ء میں دوبارہ کیمبرج یونیورسٹی سے اسی مضمون میں پی ایچ۔ڈی PH. D. کیا۔

آپ نے اپنی خداداد ذہانت اور قابلیت کے ساتھ انتہائی محنت اور جانفشانی سے کام لیتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر نمایاں شہرت حاصل کی۔ اور متعدد انعامات حاصل کئے ہیں۔ جن میں چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :-

(۱)۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں آپ کو سمتھ انعام کیمبرج یونیورسٹی سے عطا ہُوا۔

(۲)۔ سنہ ۱۹۶۱ء میں PHYSICAL SOCIETY لنڈن نے آپ کو میکسیول میڈل اور ایوارڈ سے نوازا۔

(۳)۔ سنہ ۱۹۶۴ء میں رائل سوسائٹی لنڈن نے آپ کو ہیوز میڈل عطا کیا۔

(۴)۔ سنہ ۱۹۶۸ء میں اقوامِ متحدہ کی طرف سے آپ ایٹم برائے امن انعام کے مستحق قرار پائے۔

(۵)۔ سنہ ۱۹۷۱ء میں امریکہ یونیورسٹی نے آپ کو J. ROBERTS OPEN MEMORIAL MEDAL اور انعام عطا کیا۔

(۶)۔ سنہ ۱۹۷۶ء میں PHYSICAL SOCIETY لنڈن سے آپ کو کیوتھرک میڈل اور انعام دیا گیا۔

(۷)۔ سنہ ۱۹۷۸ء میں اکاڈمیہ فزیونول روم (اٹلی) سے میٹوسی میڈل اور AMERICAN INSTITUTE OF PHYSICS کی طرف سے آپ کو جان ٹورنس ٹیسٹ میڈل ملا۔

آپ کچھ عرصہ سے نوبل پرائز کے حصول کے لئے تجربات اور تحقیق میں کوشاں تھے اور آپ کی طرف سے بزرگان کی خدمت میں اور قادیان میں متواتر دُعا کے لئے لکھا جاتا رہا۔ اور بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعتِ احمدیہ اور احباب جماعت کی دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سنہ ۱۹۷۹ء میں آپ کو PHYSICS میں قابلِ ستائش تحقیق کرنے پر نوبل پرائز کے بین الاقوامی انعام سے نوازا۔ آجکل آپ "INTERNATIONAL THEORETICAL CENTRE OF PHYSICS" — اٹلی کے بین الاقوامی ادارہ کے ڈائریکٹر کے طور پر گراں قدر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اور اس ادارہ میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے کم و بیش ایک ہزار سائنسدان ہر سال آپ کی زیرِ نگرانی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب! ہمیں از حد خوشی ہے کہ آپ کی قابلیت اور خدمات کے اعتراف میں ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور اداروں نے آپ کو دعوت دے کر اعلیٰ اعزازات سے نوازا ہے۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے اپنے خطاب میں آپ کے متعلق فرمایا ہے :-

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

وقفِ جدید نے آہستہ آہستہ ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے

بہت سے واقفین بعض شاہدین سے زیادہ اخلاص، جوش اور جذبہ سے کام کرنیوالے ہیں!

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

وقفِ جدید کے چوبیسویں (۲۴) سال کا اعلان

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ صلح ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲ جنوری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ کا ملخص

ربوہ ۲ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے اس بات پر ربّ کریم کا شکر ادا کیا کہ اس سال کا جلسہ سالانہ (۱۹۸۰ء) پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ آیا۔ کثرتِ نفوس سے یہ جلسہ پچھلے جلسوں سے بڑھا ہوا تھا۔ دلوں کی کیفیت میں بدلنے والے زیادہ آثار لے کر آیا۔

حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ شکر گزار بننے والے ہوں۔ تاکہ آنے والا جلسہ جانے والے جلسہ سے بھی بڑھ چڑھ کر برکات لانے والا ہو۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ آنے والے جلسے میں اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات پہلے سے زیادہ ہوں۔ زیادہ تعداد میں دوست شریک ہونے والے ہوں۔ انتظام پہلے سے زیادہ اور بہتر ہو۔ آنے والے انسانیت کے دکھوں کو پہلے سے بڑھ کر دُور کرنے والے ہوں۔ اور انسانیت کے دکھوں کو دُور کرنے کی زیادہ تدابیر سوچی جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ صرف آنے والا جلسہ ہی نہیں بلکہ ہر آنے والا دِن پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی برکات سے معمور ہو کر آئے۔ ہر آنے والا دن خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر میں پہلے سے بڑھا ہُوا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر روز اعمال مقبول اور اعمالِ مشکور کی توفیق عطا کرے۔ اور جس عذاب اور ہلاکت کی طرف دنیا بڑھتی چلی جا رہی ہے اس سے بچاؤ کے سامان اللہ تعالیٰ پیدا کرے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر وقفِ جدید کے ۲۴ ویں سال کا اعلان فرمایا۔ وقفِ جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ حضور نے وقفِ جدید کی کارکردگی پر اظہارِ خیال فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید نے آہستہ آہستہ ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وقفِ جدید کی اصل ذمہ داری تو یہ ہے کہ جگہ جگہ پر ہمارے واقفینِ وقفِ جدید بیٹھیں۔ جماعت کی تربیت کریں۔ جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی بھی تربیت کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے جلسہ پر بھی کہا تھا کہ اگر ہر احمدی جماعت میں ہم نے ایک واقفِ زندگی بھجنا ہے تو جتنی جماعتیں ہیں اتنی تعداد میں واقفین آنے چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ واقفین آٹے اور مونگ کے تو نہیں بنائے جا سکتے۔ یہ بہرحال انسان ہی اور انسان کا فرض ہے کہ بچے وقف کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ وقفِ جدید میں تعلیمی معیار کم ہے اور آٹھویں سے بھی لے لیتے ہیں لیکن معیار کم ہونے سے یہ بات درست نہیں ہے کہ ذہانت بھی کم ہے۔ یا اخلاص اور ایثار بھی کم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے بہت سے واقفین وقفِ جدید ایسے ہیں جو بعض شاہدین سے زیادہ اخلاص و وفاداری، جوش اور جذبہ سے کام کرنے والے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے ایک تحریک کی تھی کہ ایسے واقفین آئیں جو اپنے گاؤں سے آکر چند ہفتوں کا کورس یہاں مرکزِ سلسلہ میں کریں۔ اور پھر واپس جا کر اس معیار پر قیادت سنبھال لیں۔ حضور نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اور افسوس اس بات کا بھی ہے کہ جو اپنا نصاب ختم کر کے گئے ان میں سے بہت سے لوگوں نے اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس طرف بھی توجہ دی جائے۔ یہ بھی وقفِ جدید کا کام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں وقفِ جدید کے لٹریچر کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ چونکہ وقفِ جدید کی زیادہ توجہ تربیت کی طرف ہے۔ اس لئے یہ ادارہ اس مقصد کے لئے لٹریچر بھی چھاپتا ہے اور وقفِ جدید نے سندھی اور پشتو میں لٹریچر چھاپا ہے۔

حضور نے ایک اہم نکتے کی طرف توجہ دلائی کہ فارسی زبان میں اچھے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے بعض لوگوں کی رؤیا سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن علاقوں میں جن میں فارسی بولی جاتی ہے احمدیت جلد پھیلے گی۔ حضور نے دُعا کی کہ خدا کرے کہ جو تعبیر ہمارے ذہن سمجھے ہیں وہ پُوری ہو۔ اس لئے جب احمدیت ان علاقوں میں پھیلے گی تو لوگ فارسی کتب کا مطالبہ کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کام وقفِ جدید کا اتنا نہیں جتنا جماعت احمدیہ کا بحیثیت جماعت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلے میں پہل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے منظوم کلام سے کی جا رہی ہے۔ حضور نے فیصل آباد کے امیر ضلع محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے وہ بڑے اچھے فارسی دان ہیں۔ ان کو حضور نے "دُرِّ ثمین" فارسی کا پُرانا نسخہ دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس نسخے میں جو پہلے شائع ہُوا۔ کتابت اور اعراب کی کئی غلطیاں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے سفر پر جانے سے پہلے اُن کو (مکرم شیخ صاحب کو) یہ کتاب دی تھی کہ اسے ٹھیک کر کے دیں۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلسہ تک دے دیں گے۔ انہوں نے یہ کتاب دے دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کُتب بہترین طباعت۔ بہترین کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ چھپیں اور نہایت اچھی شکل میں دنیا کے ہاتھ میں یہ رُوحانی خزانہ دیا جائے۔ کیونکہ جو شان اس کلام کی ہے اس کے مطابق اس کا مادّی لباس بھی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اَور لوگوں کی کتب تو اچھے کاغذ اور گٹ اپ کے ساتھ چھپیں۔ اور حضور کی کتب معمولی طریقے سے چھپیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وقفِ جدید کو پیسوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور دوست اس طرف بھی توجہ کرتے ہیں۔ اللہ اُن کو جزائے خیر دے۔ حضور نے فرمایا کہ سال ۸۰-۱۹۷۹ء میں مجموعی طور پر ننانوے ہزار کی بیشی ہے۔ لیکن دفتر اطفال میں کمی ہے۔ حضور نے فرمایا، اس میں بھی آگے بڑھنا چاہیئے۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

حضور نے فرمایا کہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے کام کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی جلسے کی کوفت دُور نہیں ہوئی۔ ابھی مَیں نے آٹھ دس دن کی ڈاک جو جلسے کی وجہ سے رہ گئی تھی دیکھنی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آٹھ دس ہزار خطوط ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ نہ مَیں کام سے ڈرتا ہوں اور نہ اس سے ڈرتا ہُوں کہ کام ختم نہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے پتہ ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ خدا کا فضل صرف دُعا سے حاصل ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں اس کے لئے دعا کرتا ہُوں۔ اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ آپ بھی دُعا کرتے ہوں گے۔ کیونکہ خلیفۂ وقت اور جماعت کوئی دو چیزیں نہیں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اسی بات کے لئے مَیں نے یہ ذکر چھیڑا ہے کہ احباب کو متوجہ کر دوں کہ خلیفۂ وقت کے ساتھ ساری جماعت کی دُعائیں شامل ہونی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(بحوالہ الفضل ربوہ مجریہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۸۱ء)

درخواستِ دُعا: عزیز عبدالحیٔ نائک ابن مکرم عبدالخالق صاحب نائک آسنور مبلغ دس روپے دردِ مند فنڈ میں بھجواتے ہوئے امتحان میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے قارئینِ بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے آمین ——!

خاکسار: امیر احمد درویش انچارج لٹریچر برانچ

دُنیا کے ڈر سے اسلامی احکام کبھی ترک نہ کرو!

تمہارے دل میں صرف اور صرف خدا کا خوف ہونا چاہیئے

جلسہ سالانہ خواتین سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطاب کا ملخص

ربوہ۔ ۲۷ فتح (دسمبر) ۔سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ خواتین کے دوسرے روز مستورات سے خطاب کے دوران آیت قرآنی

فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِيْ وَلِاُتِمَّ
نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۵۱)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ اسلامی تعلیم تکالیف کو دُور کرنے والی تعلیم ہے۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے خوف زندگی میں ایسے ہوتے ہیں جو نیکی کی راہوں کو اختیار کرنے سے روکتے ہیں۔ مثلاً سادہ زندگی کا حکم ہے۔ ایک عورت کہتی ہے کہ اگر مَیں سادہ رہی تو ہمسائیاں کیا کہیں گی؟ حضور نے فرمایا کہ ان کے خوف سے اللہ کے حکم کو نہ توڑو۔ حضور نے اس کی ایک اَور مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جو احمدی خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے روزی کمانے کے لئے بیرونِ ملک گئے ہیں، ان کی عورتیں اُن ملکوں کی نہایت گندی اور بھیانک زندگی کے غیر اخلاق ماحول میں سانس لینے کے نتیجہ میں اِس خوف سے اپنی نقاب اُتار دیتی ہیں کہ کہیں یہ لوگ ہمیں غیر مہذب اور ذلیل نہ سمجھنے لگیں۔ حضور نے فرمایا کہ اِس قسم کے سینکڑوں خوف اللہ تعالیٰ کے احکام کی راہ میں روکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اِس لئے اللہ نے یہ بنیادی حکم دیا ہے کہ

فَلَا تَخْشَوْهُمْ

یعنی تم دُنیا کی کسی ایسی چیز سے خوفزدہ نہ ہو جس کے نتیجہ میں مجھ سے دُوری کی راہ پر جا پڑو۔ تمہارے دلوں میں صرف میری خشیت ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خشیت کا مطلب واضح فرماتے ہوئے بتایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت وقُدرت اور احسانِ کامل کا علم ہونا ضروری ہے۔ خشیت اللہ دِلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جو جلوے کائنات میں ایک سیکنڈ میں اربوں دفعہ ظاہر ہوتے ہیں ان کا علم حاصل کیا جائے اور یہ علم کم پڑھی لکھی بھی حاصل کر سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جس کو اللہ کی خشیت حاصل ہو جائے وہ اللہ کا دیوانہ اور اس کا عاشق بن جاتا ہے۔ اس کے دِل سے دُنیا کے ہر قسم کے تعلقات کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اور ایک ہی محبت دِلوں میں سلگتی ہے اور وہ ہے اپنے ربّ کی محبت! حضور نے خواتین کو نصیحت فرمائی کہ اپنے نفسوں کو بُھول کر خدا کے پیار میں زندگی گزارو۔ اس لئے کہ خُدا نے کہا ہے کہ اگر میری خشیت تمہارے دلوں میں ہوگی تو مَیں تم پر اپنی ہر قسم کی نعمتیں پُوری کروں گا۔ اور اس سے تم کامیابی اور نجات کی راہوں کو پا لوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ کروگی تو تمہیں بھی وہ زندگی ملے گی جو آج مغرب کا معاشرہ گزار رہا ہے۔ اور وہ زندگی جو کہ آج کی بظاہر مہذب کہلانے والی اقوامِ مغرب گزار رہی ہیں۔ انتہائی بھیانک اور گھناؤنی ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے اپنے حالیہ دَورے کا ذکر کیا کہ ایک دن لنڈن کے ایک ٹی۔وی سے ایک پروگرام نشر ہُوا جس میں بتایا گیا کہ برطانیہ کا معاشرہ اتنا گندہ ہو چکا ہے کہ بدمعاش لوگ دس بارہ سال کی معصوم نوعمر لڑکیوں کو بہکا کر لے جاتے ہیں۔ اور اس سے ان کے حرام کے بچّے پیدا ہوتے ہیں۔ حضور نے بڑے زور سے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہوں گا کہ یاد رکھو! اگر تم نے اسلام کو چھوڑا اور اس مغربی معاشرہ کو اپنایا تو تمہاری بچیاں بھی اُن کی طرح ناجائز بچّے پیدا کریں گی۔ حضور نے حالیہ دَورے کے دَوران کی گئی ایک پریس کانفرنس کا ذِکر فرماتے ہوئے بتایا کہ ایک صحافی نے پردہ پر اعتراض کیا کہ یہ حکم عورتوں پر زیادتی ہے حضور نے فرمایا کہ مَیں نے اُسے کہا کہ اسلام تمہاری ماؤں۔ بیٹیوں اور بہنوں کی حفاظت کا جو قانون بناتا ہے وہ تمہیں اچھا نہیں لگتا؟

حضور نے مغربی معاشرے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں وہاں پڑھا ہُوں وہاں رہا ہوں۔ وہاں کے لوگ بے تکلفی سے مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔ وُہ لوگ بالکل مطمئن نہیں ہیں اپنی زندگی سے۔ وہ اپنی تباہی کے لئے بڑے بڑے ہتھیار بنا رہے ہیں۔ جب کبھی عالمگیر جنگ چھڑے گی تو پتہ لگے گا کہ ان لوگوں نے اپنی تباہی کے لئے کتنے خوفناک ہتھیار بنا رکھے ہیں۔ ان کے گھروں میں خوشی نہیں۔ خوشی کے حالات نہیں۔ وہاں باپ بیٹوں، خاوند بیویوں، ماؤں اور بیٹوں، بیٹیوں کے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ اگر تم تباہی کے اس راستے سے بچتے ہوئے اسلامی تعلیم پر عمل کرتی رہو، تو تمہاری نسلیں بھی خدا کا شکر ادا کرتی رہیں گی۔ کہ ہمارے بزرگوں نے ہمیں تباہی کے راستہ پر پڑنے سے بچالیا۔

حضور نے فرمایا کہ میں آج ایک ہی بات کہنے آیا ہُوں کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ جو دُنیا کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ ان کا خوف دل میں نہ رکھو۔ حضور نے بہ آواز بلند فرمایا کہ جو دُنیوی دولتیں اور جتھے ہیں اس صدی میں یہ سب غائب ہو جائیں گے اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خدا کا نام اس دُنیا میں باقی رہ جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ بڑے بدقسمت ہوں گے وہ مرد اور عورت کہ عین اس زمانہ میں جب کہ اس عظیم انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے، وہ ہدایت کی راہ سے بھٹک جائیں۔

حضور نے بتایا کہ یہ نکتہ اہم ہے کہ سوائے خدا کے کسی کی خشیت دِل میں نہ ہو۔ یعنی صرف خدا کی خشیت دِل میں ہو۔ دِلوں کا خالی ہونا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن انہیں صرف اور صرف خدا کی خشیت سے پُر رکھنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ وہ حسن کا سرچشمہ ہمارا خالق و مالک اتنا پیار کرنے والا ہے کہ جب اس کی طرف جھکتے ہیں، ہماری خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ اور پھر اپنے پیار سے ہمارے دِلوں کو بھر دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے اسی لئے کہا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرو۔ یہ لَآ اِلٰهَ کا زمانہ ہے۔ اب یہ ہوگا کہ اللہ کی عظمت اور نوعِ انسانی سے پیار پیدا کر دیا جائے گا۔

حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ کرے کہ اس انقلاب میں جس کی ذمّہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے آپ کا بھی حصّہ ہو۔ (آمین) اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی اور السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر روانہ ہوتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ تم سے ہمیشہ خوش رہے"۔ (آمین)

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۰ء)

فخرِ احمدیت۔ محترم ڈاکٹر عبد السّلام صاحب ۔۔ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

پیغام کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ:-

"علم سیکھو! یہ سب سے بڑی بات ہے۔ یہ آپ کا اوڑھنا بچھونا ہونا چاہیئے۔ اللہ کی مدد حاصل کرو۔ علم اس طرح سے حاصل کرو کہ تمہارے لیئے سب سے بڑی چیز علم ہو"۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء)

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس عالمی اعزاز کو اُن کے اور جماعت کی نئی نسل کے لئے مزید اعلےٰ ترین اعزازات اور بے پایاں آسمانی افضال و برکات کے نزول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

خورشید احمد انور

عالمی شہرت کے حامل نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بمبئی میں ورود

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج بمبئی مشن

دنیائے احمدیت کے قابل فخر سپوت اور عالمی شہرت کے حامل نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب انڈین فزکس سوسائٹی کی دعوت پر ہندوستان کے مختلف شہروں کے دورہ کے پہلے مرحلہ پر مورخہ ۸ رجنوری کو عروس البلاد بمبئی میں وارد ہوئے۔ اور یہ امر افراد جماعت احمدیہ بمبئی کی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے کہ انہیں ہندوستان میں سب سے پہلے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بمبئی کے ایئر پورٹ پر استقبال

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۸ رجنوری کو پی۔ آئی۔ اے (PIA) کے طیارے سے جب بمبئی کے سہر ولی ایئر پورٹ پر اترے تو انڈین فزکس سوسائٹی کے اعلیٰ عہدیداران کے علاوہ جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے مکرم سید شہاب احمد صاحب، مکرم وی عبد الرحیم صاحب اور خاکسار وہاں استقبال کے لئے موجود تھے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے آپ کی گل پوشی کی گئی۔ اور آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ ایئر پورٹ پر اپنے مختصر سے قیام کے دوران آپ نے نمائندگان جماعت سے بعض امور میں مشورہ کیا۔ اور پھر وہیں سے بھابا اٹامک ریسرچ سنٹر کا معائنہ کرنے کی غرض سے روانہ ہوئے۔

آر۔ ڈی۔ برلا میموریل ایوارڈ

مورخہ ۹ رجنوری کو بوقت چھ بجے شام ہومی بھابا اٹامک ریسرچ سنٹر کے بڑے ہال میں آپ کو آر۔ ڈی۔ برلا میموریل ایوارڈ دیا گیا۔ اس خصوصی تقریب میں انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی جانب سے مدعو کئے جانے پر جماعت احمدیہ بمبئی کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ۔ مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب۔ مکرم وی۔ عبد الرحیم صاحب اور خاکسار نے بھی شمولیت اختیار کی۔

"الحق" بلڈنگ میں تشریف آوری

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے دورہ ہند کے پروگرام کا پیشگی علم ہوتے ہی جماعت احمدیہ بمبئی نے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ پیش کرنے اور اس موقعہ پر ایک کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام بنایا تھا جس کے انتظامات کو بہتر رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے درج ذیل احباب پر مشتمل ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دے دی گئی تھی:-

(۱)۔ مکرم سید شہاب احمد صاحب: صدر مجلس استقبالیہ۔

(۲) مکرم محمد سلیمان صاحب: جنرل سیکرٹری۔

(۳) مکرم وی۔ عبد الرحیم صاحب
(۴) مکرم عبد الشکور صاحب ہرکیرہ } سیکرٹریان

بعد میں مرکز کی جانب سے ہدایت ملنے پر اس پروگرام کے ساتھ کانفرنس کو نہیں رکھا جا سکا۔ اور استقبالیہ تقریب میں بھی قدرے تخفیف کرنا پڑی۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی خواہش کے پیش نظر استقبالیہ تقریب کے لئے ہوٹل کی بجائے "الحق" بلڈنگ کے صحن کا انتخاب کیا گیا۔ جس کی تزئین و آرائش کے جملہ مراحل مکرم غلام محمود صاحب رائچوری اور ان کے معاونین کی مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ نہایت عمدگی کے ساتھ انجام پائے ---! فجزاھم اللہ خیرًا۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب چونکہ انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی دعوت پر ہندوستان تشریف لائے ہیں۔ اس لئے مکرم سید شہاب احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے ایسوسی ایشن کے عہدیداران سے جماعت کے لئے مورخہ ۱۱ رجنوری کو ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک کا وقت لیا تھا۔ چنانچہ مکرم سید صاحب، محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو تاج محل ہوٹل سے لانے کی غرض سے مکرم سیٹھ لطیف صاحب اور اُن کے فرزند مکرم سیٹھ عبد القادر صاحب کے ہمراہ ان احباب کی کار میں روانہ ہوئے۔ ٹھیک ساڑھے تین بجے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف الحق بلڈنگ میں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر تمام احباب نے فلک شگاف اسلامی نعروں کے جلو میں آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ اور آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ ازاں بعد محترم موصوف مبلغ انچارج کے رہائشی کوارٹر میں تشریف لے گئے۔ جہاں مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر بزرگان جماعت کی معیّت میں آپ نے چائے نوش فرمائی۔ اس موقعہ پر مہمان نوازی کے فرائض مکرم عبد الشکور صاحب اور اُن کے معاونین خدام نے انجام دئیے۔

استقبالیہ تقریب

ٹھیک پونے چار بجے محترم پروفیسر صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ استقبالیہ تقریب خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوئی --- مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف عثمان آباد کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید شہاب احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے معزز مہمان کی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"جس صدی ہجری میں مسیح و مہدی کا بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا اس کے اختتام سے پہلے ایک مسلم احمدی سائنسدان کو عالمی اعزاز سے نواز کر خدا تعالیٰ نے تمام عالم اسلام کو یہ اشارہ دیا ہے کہ جس فرد کو میں دینی و دنیوی طور پر نواز رہا ہوں وہ اس روحانی جماعت کا ایک قابل فخر سپوت ہے جس نے صدی کے مجدد اور مسیح و مہدی کو شناخت کیا اور اسے قبول کیا ہے۔"

بعدہٗ خاکسار نے چند الفاظ کہکر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں جماعت احمدیہ بمبئی کی جانب سے قرآن مجید اور صندل کی بنی ہوئی ایک خوبصورت ڈبیہ میں تسبیح کا تحفہ پیش کیا۔ جسے محترم موصوف نے اپنی نشست سے اُٹھ کر احترامًا وصول کیا۔ فجزاہُ اللہ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ بمبئی کی جانب سے یہ تحفہ وصول کرنے کے بعد محترم پروفیسر صاحب نے حاضرین جلسہ سے ایک پُر اثر خطاب کا آغاز کرتے ہوئے آیت قرآنی

ما تریٰ فی خلق الرّحمٰن من تفاوت۔ فارجع البصر ھل تریٰ من فطور ----- الآیۃ

کی دلنشین انداز میں تشریح فرمائی۔ آپ نے مذہب اور سائنس کو دو متضاد نظریات قرار دینے والوں کا رد کیا۔ اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قوم کے ہونہار بچوں کی خدا داد صلاحیتوں کی نشو و نما کے لئے قومی سطح پر کوشاں رہیں۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ کے امام عالی مقام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ذہین طلباء کے لئے تعلیمی وظائف دئیے جانے کے عظیم منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کی دیگر تمام تنظیموں کو بھی فاؤنڈیشن قائم کرکے اسی نوع کے مفید اقدامات کرنے چاہئیں۔ آپ نے مسلم نوجوانوں کو سائنس کے میدان میں آگے آنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا کہ علم کا میدان بہت وسیع ہے۔ آپ نوجوان اس میدان کے شہسوار بن کر اس کی لا متناہی وسعتوں کو عبور کرنے کی کوشش کریں۔ اس موقعہ پر آپ نے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ میری خدمات ہمیشہ قوم کے لئے وقف رہیں گی ---!!

اِن ولولہ انگیز خطاب کے بعد مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے صدر جماعت احمدیہ نے محترم ڈاکٹر صاحب اور تمام سامعین کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم وی عبد الرحیم صاحب نے بحسن وخوبی انجام دیئے۔

ریفرشمنٹ

اختتام جلسہ پر تمام حاضرین جن کی تعداد کم و بیش تین صد تھی، کی خدمت میں ریفرشمنٹ دیا گیا جس کی تیاری میں مکرم وی عبد الکریم صاحب نے اپنے معاونین کے تعاون سے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ دیگر انتظامات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ بمبئی کے بیشتر خدام کے علاوہ بوہرہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے احباب مکرم سیٹھ لطیف صاحب۔ مکرم سیٹھ عبد القادر صاحب۔ مکرم عمر صاحب اور مکرم بابو صاحب نے بھی قابل قدر تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بوہرہ تنظیم کی طرف سے شاندار استقبال

استقبالیہ تقریب سے فارغ ہونے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب مکرم سید شہاب احمد صاحب کی معیت میں سی۔ سی۔ آئی۔ کلب تشریف لے گئے۔ جہاں بوہرہ فرقہ کے معروف لیڈر سیدنا برہان الدین صاحب نے آپ کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر قریبًا دس ہزار بوہرہ افراد موجود تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس اجتماع کے سامنے اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان بچے سائنس کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اور اس میدان میں اُن کی حوصلہ افزائی کے لئے

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

تعلیمی منصوبہ کے تحت

دار الہجرت ربوہ میں تقسیم تمغہ جات کی تیسری تقریب

ربوہ۔ ۲۷ر فتح (دسمبر) سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چار ذہین طلباء و طالبات میں انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائے۔ تعلیمی منصوبہ کے تحت، جو کہ صد سالہ جوبلی کا ایک ذیلی منصوبہ ہے، تقسیم تمغہ جات کی یہ تیسری تقریب تھی۔

۲۷ر دسمبر کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز پہلے حضور ایدہ اللہ نے دن کے گیارہ بجے جلسہ سالانہ خواتین میں اپنے اصل خطاب سے قبل خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جانتی ہیں کہ یہ تعلیمی منصوبہ جو شروع کیا گیا ہے اس کے تحت جماعت کے ذہین بچوں اور بچیوں کی قابلیت پر داد و تحسین کے لئے کچھ تمغے دینے کا پروگرام طے کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق جو طالب علم یا طالبہ بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں اوّل۔ دوم، سوم آئے گا۔ ان میں سے اوّل اور دوم کو سونے کے تمغے اور سوم کو چاندی کا تمغہ دیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت ہماری دو طالبات ایسی ہیں جنہیں اوّل آنے پر طلائی تمغہ اوّل کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی طالبہ عزیزہ امۃ الجمیل بنت ڈاکٹر عبد السمیع خان صاحب کوئٹہ حال لاہور ہیں۔ وہ بلوچستان یونیورسٹی سے بی۔ ایس سی کے امتحان میں ۴۸۴/۶۰۰ نمبر حاصل کرکے ساری یونیورسٹی میں اوّل رہی ہیں۔

دوسری طالبہ عزیزہ امۃ الرزاق بنت ڈاکٹر عبد السمیع خان صاحب کوئٹہ حال لاہور ہیں جو کہ بلوچستان بورڈ کے امتحان میں انٹرمیڈیٹ ایف ایس سی پری میڈیکل کے امتحان میں ۷۱۱/۹۰۰ نمبر حاصل کرکے طالبات میں اوّل رہی ہیں۔

حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ ان ہر دو بچیوں کو یہ اعزاز مبارک کرے اور ان پر اپنا فضل اور رحمتیں نازل کرتا رہے۔ اور تعلیم میں اور زندگی کے ہر میدان میں انہیں ترقی کرنی نصیب ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اب میں یہ انعامی تمغے ٹرے میں رکھ کر ان بچیوں کے سامنے رکھوں گا۔ وہ باری باری یہ تمغہ لیں گی۔ پھر وہ یہ پسند کریں گی کہ منصورہ بیگم (حرم محترم حضور ایدہ اللہ) انہیں اپنے ہاتھ سے یہ تمغہ پہنا دیں۔

چنانچہ پہلے عزیزہ مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ نے ٹرے میں سے حضور ایدہ اللہ سے تمغہ وصول کیا اور پھر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ان الفاظ میں درخواست کی

"میری گزارش ہے کہ آپ مجھے تمغہ پہنائیں"۔

چنانچہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اس ذہین طالبہ کو یہ تمغہ پہنایا۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے"۔

اس کے بعد دوسری بچی عزیزہ مکرمہ امۃ الرزاق صاحبہ نے ٹرے میں سے حضور ایدہ اللہ سے تمغہ وصول کیا اور پھر انہی الفاظ میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے گزارش کی جنہوں نے کمال شفقت سے اس ذہین طالبہ کو یہ تمغہ پہنایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس طالبہ کو بھی دُعا دی کہ

"اللہ تعالیٰ مبارک کرے"۔ آمین

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ سونے کے تمغوں کے علاوہ دُعائیہ فقروں اور اپنے دستخطوں کے ساتھ میں ان طلباء و طالبات کو قرآن کریم (تفسیر صغیر) کے نسخے بھی دوں گا۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس سے پیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

بعد ازاں اسی روز نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھانے کے بعد خطاب فرمانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں دو طلباء کو تمغے اور بچیوں کے والد کو اسناد عطا کیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل ناظر تعلیم محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے مائیک پر آکر بتایا کہ اب تک حضور ایدہ اللہ ۱۳ر جون ۱۹۸۰ء اور ۷ر نومبر ۱۹۸۰ء کو ہونے والی دو تقاریب میں کل دس تمغے تقسیم فرما چکے ہیں۔ جن میں سے سات طلائی تمغے اوّل آنے پر، ایک طلائی تمغہ دوم آنے پر اور دو نقرئی تمغے سوم آنے پر عطا کئے گئے ہیں۔ مکرم صوفی صاحب نے اعلان کیا کہ آج کی تقریب میں چار تمغے تقسیم کئے جائیں گے جن میں سے دو طالبات کو حضور آج قبل از دوپہر جلسہ سالانہ خواتین میں تمغے تقسیم فرما چکے ہیں۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ ان طالبات کے والد محترم ڈاکٹر عبد السمیع خان صاحب کو اسناد عطا کریں۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر صاحب نے سٹیج پر آکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے معانقہ کا شرف حاصل کیا اور اسناد وصول کیں۔ اس کے بعد مکرم صوفی صاحب نے ذہین طلباء کے ناموں کا اعلان کیا۔ ان میں سے پہلے طالب علم مکرم محمد سعید احمد صاحب ابن میاں شریف احمد صاحب لاہور تھے جنہوں نے بی۔ ایس سی کیمیکل ٹیکنالوجی میں دوم آکر طلائی تمغہ دوم حاصل کیا۔ اس ذہین طالب علم نے سٹیج پر آکر حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے اُن کے گلے میں تمغہ پہنایا اور فرمایا

بارک اللہ لکم

اس کے بعد عزیز مکرم نوید اسلم صاحب ابن میاں شمس الدین اسلم صاحب آف پشاور آئے۔ انہوں نے بی۔ ایس سی ایگریکلچر کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کرکے طلائی تمغہ دوم حاصل کیا۔ حضور نے از راہِ شفقت اُن کے گلے میں تمغہ پہنایا اور فرمایا

بارک اللہ لکم

اس طرح سے تمغوں کی تقسیم کی اس تاریخی تقریب کا اختتام ہُوا۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۸ر جنوری ۱۹۸۱ء)

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بمبئی میں ورود — بقیہ صفحہ (۵)

قوم کو پوری طرح سے مالی امداد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ سیدنا برہان الدین صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب کو یقین دلایا کہ وہ ان کی ان مخلصانہ مساعی میں ان کے ساتھ ہیں۔

رات آٹھ بج کر چالیس منٹ پر محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔ ایئر پورٹ پر جماعت کے بیشتر افراد نے آپ کو الوداع کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہندوستان میں آپ کی تشریف آوری کو موجب صد خیر و برکت بنائے۔ آمین ۞

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ — بقیہ صفحہ (۲)

"آپ نظری طبعیات کے ماہر ہیں اور اس علم کو لیبارٹری نے جن بلندیوں تک پہنچانا ہوتا ہے، یہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے ان رفعتوں تک پہنچ جاتے ہیں"۔

ہمیں یقین ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور جماعت کے دیگر بزرگان کی دُعائیں آپ کے لئے سائنس کے میدان میں مزید ترقی کی راہیں کشادہ کریں گی۔

ہم سب دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر علمی تحقیق میں آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں اور رُوحانی برکات سے آپ کو نوازے اور انسانیت کی بہترین رنگ میں خدمت کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا ارحم الراحمین ۞

والسلام

خاکسار

مرزا وسیم احمد

ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ بھارت

گلدستہ درویشان کے

"وہ پھول جو مرجھا گئے"

از مکرم حکیم [illegible] الدین صاحب [illegible] جنرل [illegible] لوکل انجمن احمدیہ قادیان

گرمیوں کی ایک سہ پہر تھی میرے دروازہ پر دستک ہوئی میں باہر نکلا میرے ایک نہایت عزیز دوست محمد عادل کھڑے تھے۔ میرے پوچھنے پر گویا ہوئے کل ہم گورداسپور جا رہے ہیں۔ میں نے تعجب کیا تو بتایا ہمارے ایک دوست [illegible] گورداسپور کے پاس ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ انہوں نے وہاں ایک تبلیغی پروگرام بنایا ہے اور قادیان سے کچھ احباب [illegible] صاحب دیانت بھی وہاں جا رہے ہیں۔ بڑا دلچسپ تبلیغی دورہ ہے اس لئے ہم دونوں بھی ساتھ چلیں گے۔ میں نے ساتھ جانے کے لئے اپنے والد محترم سے اجازت حاصل کی اور اگلے روز صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر سائیکلوں پر گورداسپور کیلئے روانہ ہوئے۔ ہرچووال نہر تک کچی سڑک پر جا کر پھر نہر میں جدھر سے پانی آتا ہے چلنا شروع کیا۔ اور ہم تبڑی کے مقام تک پہنچے تبڑی وہ مقام ہے جہاں نہر اپر باری دوآب دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک شاخ دھاریوال سے ہوتی ہوئی علیوال کے مقام تک جا کر پھر دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ اور جس شاخ پر ہم سفر کرتے ہوئے گئے تھے۔ وہ بھی "ستکوہالی" کے مقام پر دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ تبڑی سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر گورداسپور کی طرف وہ گاؤں ہے وہاں پر میرے دوست کے ماموں صاحب نے اس مختصر قافلہ کا استقبال کیا۔ اور ٹھنڈے مشروب سے تواضع کی اور پھر ان دوستوں سے ملوایا جنہیں تبلیغ کی غرض سے وہاں مدعو کیا گیا تھا۔ بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت ان سے گفتگو فرماتے رہے اور ہم باتیں سنا کئے یہ سن ۱۹۴۲ء کی بات ہے۔ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب مالک دیانت سوڈا واٹر فیکٹری سے میرا یہ پہلا تعارف تھا۔ بڑی دلچسپ گفتگو فرماتے ہیں۔ اگلے سال پھر یوم تبلیغ آیا۔ تو میں پھر انہیں کے گروپ میں ساتھ ہو لیا۔ اس دفعہ ہمارا ارادہ موضع گھوڑے واہ جانے کا تھا۔ سرائے سے ہوتے ہوئے ملغانہ

پہنچے وہاں پر ایک غیر احمدی مولوی تھا جو وہاں کی مسجد میں امامت کے فرائض کے ساتھ ساتھ فارغ وقت میں کفش دوزی کا شغل فرماتے تھے۔ راستہ میں بڑے درخت کے نیچے مل گئے۔ انہوں نے ہمیں دیکھ کر کہا کہ آ گیا لوگوں کو گمراہ کرنے کا دن (یوم تبلیغ) اس قسم کے آوازے احمدیوں پر غیر احمدی افراد کی طرف سے کسے جاتے تھے اور ہمیں پرانے سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گفتگو کا آغاز ہوا۔ اور جیسا کہ معمول تھا بات گھوم پھر کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر آ کر ٹھہر گئی۔

جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و ممات کا معاملہ طے نہ ہو۔ امام آخر الزمان مہدی علیہ السلام کے ظہور کی صداقت کا یقین ہی نہیں ہو پاتی۔ جبکہ احادیث میں اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک ہی وجود کے روحانی نام ہیں۔ وفات مسیح پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مضبوط دلائل عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ کہ دنیا میں اس کا جواب ندارد۔ یہ بیچارا مولوی جس نے محض طنز کے طور پر آوازہ کسا تھا۔ وہ بھلا کس طرح اس نبرد آزمائی میں ثابت قدم رہتا۔ تھوڑی دیر بعد نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو وہ نماز پڑھانے چلا گیا فارغ ہو کر گھر جا گھسا وہاں یہ گفتگو سننے [illegible] کے سکھ دوست بھی جمع تھے۔ وہ بھی انتظار میں تھے۔ کہ مولوی نماز پڑھ کر آئے تو آگے بات چلے جب غیر معمولی دیر ہوئی تو ان میں سے چند ایک اسکو گھر سے بلا کر لائے۔ وہ آیا تو اس حال میں کہ ایک سکھ دوست نے اسکو بازو سے تھام رکھا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں آر سوئی اور وہ جوتی جو اس کے پاس زیر تیاری تھی۔ پکڑی ہوئی تھی وہ عذر کرتا کہ میں نے کام دینا ہے۔ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ مجھے فرصت نہیں ہے۔ وغیرہ مگر وہ دوست مانتے نہیں تھے اور اسکو ہماری باتوں کا جواب دینے پر اکساتے تھے

مگر اس کے پاس جواب ہو تو وہ ٹھہرے وہ پھر عذر کرتا اٹھنا چاہتا مگر وہ پکڑ کر بٹھا لیتے۔ ایک سکھ معمر دوست نے اس کو کہا کہ تم جو جوتا بنا رہے ہو اگر اسکو آج مکمل بھی کر لو تو پھر بھی مشکل سے تم اس کی فروخت سے صرف آٹھ آنے کما پاؤ گے۔ تو میں تمہیں ایک روپیہ دیتا ہوں۔ اب تمہیں عذر نہیں ہونا چاہیئے مگر ایک روپیہ پا کر بھی وہ بحث جاری رکھنے پر آمادہ نہ ہوا۔ ان دو سفروں کے دوران میرا بھائی عبدالرحیم صاحب سے ابتدائی تعارف ہوا اور پھر آہستہ آہستہ واقفیت بڑھی اور مزید حالات معلوم ہوئے۔

قادیان اور بٹالہ کے درمیان ایک چھوٹا سا [illegible] ریلوے اسٹیشن ہے۔ یہاں سے اتر کر دیال گڑھ جائیں تو دائیں جانب چھوٹا سا گاؤں سرسیاں نظر آتا ہے بھائی عبدالرحیم صاحب کی پیدائش اسی گاؤں میں ۱۹۰۱ء کو ہوئی آپ کے والد چوہدری فضل محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے خلافت ثانیہ کی ابتداء میں آپ کے والد صاحب سرسیاں سے ہجرت کر کے قادیان میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ اور یہاں آپ نے حلوائی کا کام شروع کیا۔ اپنے بیٹے کو ابتدائی تعلیم کی خاطر مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا گیا۔ ابتدائی کلاس میں ہی ایک روز سبق یاد نہ ہونے پر استاد کی طرف سے تنبیہ کی ذرا کڑوی ڈوز پلائے جانے پر آپ نے پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے والد صاحب کے ساتھ حلوائی کی دوکان پر کام کرنے لگے کساد بازاری کی وجہ سے ایک کام پر گذارہ چلتا نظر نہ آیا تو اپنے والد صاحب سے الگ طور پر آپ ملائی برف (ایک لکڑی کی صندوقچی میں بچوں کے لئے دودھ جما کر ٹھنڈا کیا ہوا سستا آئس کریم) بیچنے کا دھندہ کرنے لگے کچھ عرصہ بعد جب کچھ نقدی پاس ہو گئی تو الگ طور پر حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان کے ساتھ والی دوکان میں حلوائی کا کام کرنے لگے بڑے طباع اور ذہین تھے۔ دوکان کے سامنے دلچسپ اور جاذب نظر بورڈ لکھ کر آویزاں رکھا کرتے اپنی بنائی ہوئی مٹھائیوں کی تعریف میں بورڈ لکھنے میں آپکو ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ اس جدت طرازی سے کام اچھا چل نکلا۔

تلاش و جستجو آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ کئی کام کئے اور ہر کام کو کرتے ہوئے یہ جستجو کہ خوب سے خوب تر کہاں

مد نظر رہا۔ بظاہر معمولی کئی ایک کام کئے مگر ان کی تہہ میں جا کر دیکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ روپیہ ان پر عاشق تھا۔ اس قدر معمولی کاموں سے تقسیم ملک کے وقت تک وہ کم و بیش دو لاکھ روپے کی جائیداد کے مالک تھے۔

۱۔ ملائی برف بیچنے اور بنانے کا کام
۲۔ حلوائی کا کام ۳۔ سوڈا واٹر بنانے کا کام ۴۔ کھٹی میٹھی گولیاں بنانے کا کام
۵۔ معمار کا کام ۶۔ رنگ سازی کا کام
۷۔ ٹوپیاں بنانا ۸۔ کھانوں کا رنگ اور سکھانا ۹۔ جلد سازی ۱۰۔ ٹین سازی
۱۱۔ عطاری ۱۲۔ کباڑی کا کام۔

اتنے کام کرنے کا تو مجھے علم ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ اس سے کچھ زیادہ ہی جانتے ہوں گے ایک بزرگ نے انکی طبیعت کا ایک خاص رنگ نمایاں کرتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ چلتے پھرتے بھی سوچ میں ڈوبے رہتے تھے۔ ایک روز سیر سے واپسی پر کہا کہ ایک چیز پڑی ہے۔ تین روز ہو گئے ہیں کسی نے اٹھائی نہیں۔ ساتھی دوست نے کہا کہ کوئی نہیں اٹھاتا تو آپ ہی اٹھا لیں کہا بہت اچھا۔ اور وہ چیز اٹھا لی یہ چیز کیا تھی۔ لوہے کی کڑاہی کا ایک ٹوٹا ہوا کنڈا تھا۔ اشیاء کا نیلام کرنے میں بھی انہیں خاص مہارت تھی۔ جو چیز عام آدمی کسی ریٹ پر فروخت کر سکتا۔ آپ اس سے ڈیڑھ گنا میں فروخت کرنے کا ذمہ لے لیتے۔ آپ بڑے ذہین تھے۔ حاضر جواب تھے۔ بات کا جواب برجستہ دیتے۔ اور جواب طنز اور مزاح کا امتزاج ہوتا۔

سنہ ۱۹۴۷ء آزادی کا سال اپنے ساتھ بہت سے مسائل لیکر آیا تھا۔ بارشیں بڑی بہتات سے ہوئیں اور مالکان کے پریشان خاطر ہونے کے باعث مکان مرمت سے محروم رہے۔ اور جو جس جگہ سے گرنا شروع ہوا کسی نے اس کو نہیں سنبھالا سنہ ۱۹۴۸ء میں امن اور استحکام کی فضا پیدا ہوئی تو ان امور پر توجہ پیدا ہوئی۔ وہ ایریا جو اس وقت درویشان کے قبضہ میں ہے۔ اکثر مکانات قابل مرمت ہو چکے تھے اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے جائزہ لیا گیا تو ہمارے پاس ٹرینڈ معمار [illegible] دو تھے۔ اتنے بڑے کام کی تکمیل کے لئے یہ ناکافی تھے۔ لہذا [illegible] وقتی اہم ضرورت تھی۔ مکرم عبدالرحیم صاحب دیانت تھوڑا بہت کام جانتے تھے وہ آگے بڑھ کر کام میں جت گئے

باقی [illegible]

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و مسعود موقعہ پر

جلسہ سیرت النبی صلعم کا پُر وقار انعقاد

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

قادیان ۹ ر صلح (جنوری) ـــ حضور سرور کائنات و فخر موجودات سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو اپنے اندر انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں بہترین اور مکمل راہنما اصول رکھنے کے اعتبار سے چونکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک قابل تقلید اسوۂ حسنہ کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ انسانی معاشرے کو درپیش موجودہ سنگین اور پیچیدہ عالمی مسائل صرف اسی صورت میں حل ہو سکتے ہیں جب دُنیا ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پر حکمت تعلیمات اور بے نظیر عملی نمونہ کو اپنائے یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ تمام اقوام عالم کو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے روشناس کرانے کے لئے جہاں دیگر ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاتی ہے وہاں ہر سال باقاعدگی کے ساتھ یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسعود اور مبارک موقعہ پر مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد بھی اس کے ہمہ گیر تبلیغی و تربیتی نظام کا ایک اہم حصہ قرار پاتا ہے

جماعت کی ان امتیازی اور سنہری روایات کے پیش نظر بفضلہ تعالیٰ آج مورخہ ۱۲ ر ربیع الاوّل بروز سوموار لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد اقصیٰ میں ایک شاندار اور پر وقار جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں مقامی احباب و مستورات نے کثیر تعداد میں شریک ہو کر اس کی گوناگوں برکات سے استفادہ کیا۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔

حسب پروگرام یہ بابرکت مجلس محترم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب ایم ایس قائمقام امیر مقامی کی صدارت میں ٹھیک ۱/۲ ۱۰ بجے منعقد ہوئی جس کا آغاز مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے سورۃ الفتح کے آخری رکوع کی تلاوت سے کیا بعدہٗ مکرم محبوب احمد صاحب امروہوی کارکن دفتر محاسب نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا وجد آفریں منظوم کلام سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے:-

"بحیثیت انسان کامل آنحضرت صلعم کی امتیازی شان"

کے عنوان پر کی۔ موصوف نے آیات قرآنی احادیث نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کی وضاحت کرنے کے بعد دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے بالمقابل آپ کے مختلف عظیم القدر امتیازی کمالات کو فاضلانہ رنگ میں اُجاگر کیا۔

آپ کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے:-

"خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق اور بے نظیر اُسوۂ حسنہ"

کے عنوان پر دلنشین پیرائے میں روشنی ڈالی فاضل مقرر نے خُلق کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کی وضاحت کرنے کے بعد مختلف ایمان افروز واقعات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی اور جلالی اخلاق میں سے بطور نمونہ بعض اخلاق دلکش انداز میں بیان فرمائے۔ محترم مولانا صاحب موصوف کی اس پُر مغز تقریر کے بعد مکرم مبین خان صاحب ثاقب [illegible] خدام الاحمدیہ بھاگلپور نے مکرم ڈاکٹر [illegible] علی صاحب کاملؔ کا منظوم کلام

تم پہ صدقہ ہو مری جان رسول عربی
میرا دل اور مرا ایمان رسول عربی

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان نے:-

"قیام توحید کے لئے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قربانی اور عاجزانہ دعائیں"

کے عنوان پر اپنے مخصوص عالمانہ اور دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ محترم موصوف نے شرک اور الحاد سے معمور عربوں کی مذہبی حالت کا نقشہ پیش کرنے کے بعد توحید باریتعالیٰ کی طرف حضور کی دعوت کے نتیجہ میں کفار مکہ کی طرف سے آپ پر ڈھائے جانے والے انسانیت سوز مظالم کا ذکر کیا اور پھر مظلومیت کے اس عالم میں آپ کے مبارک ہونٹوں پر جاری ہونے والی عاجزانہ و تضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اعتقادی اعتبار سے آپ کو ملنے والی عظیم الشان کامیابی کی تفصیل بیان کی۔

اس بابرکت مجلس کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تھی موصوف نے

"آنحضرت صلعم کی روحانی تربیت اور قوت قدسیہ کے نتیجہ میں صحابہ کی زندگیوں میں رونما ہونے والے انقلاب عظیم۔"

کے موضوع پر دلچسپ پیرائے میں روشنی ڈالتے ہوئے بعثت نبوی سے پہلے عربوں کی اخلاقی، مذہبی اور تمدنی حالت کو بیان کرنے کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کو مختلف ایمان افروز تاریخی مثالوں سے واضح کیا۔ اس تقریر کے بعد مکرم [illegible] احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم نعتیہ کلام سے

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے

اور محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش آف مغربی جرمنی نے اپنی ایک انگریزی نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ آخر میں محترم صدر مجلس نے موقعہ کی مناسبت سے ایک مختصر سا الوداعی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اللھم صلی علی محمد و آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

ـــ ۞ ـــ

بقیہ صفحہ ۹ ....

محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ نے کی۔ اس موقعہ پر بہنوں کو ان کی مختلف اہم ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا۔ بعدہٗ تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے جن میں ججز کے فرائض محترمہ طاہرہ النساء صاحبہ، محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے ادا کئے۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ [illegible]

☆ لجنہ اماء اللہ بنگلور کا سالانہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ مورخہ [illegible] کو [illegible] میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترمہ سلمہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نے عہد دہرایا۔ ازاں بعد محترمہ وسیم النساء صاحبہ، محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ، محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ محترمہ نعیمہ شمیم صاحبہ اور خاکسار نے مختلف اہم موضوعات پر روشنی ڈالی۔ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ مجلس برخاست ہوئی۔

خاکسار سلیمہ بیگم سیکرٹری لجنہ بنگلور

درخواست دعا

۱۔ اُدینہ کام (بانڈی پورہ کشمیر) کے احمدی بچے اور بچیاں عزیزہ محمودہ اختر سلمہا (بی ایس سی پارٹ [illegible]) عزیزہ خالدہ بُشریٰ سلمہا (بی یو سی) اور عزیز شمیم احمد شمیم سلمہٗ (میٹرک) کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے حصول اور مکرم جاوید یوسف ڈار صاحب اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور فالج کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ایڈیٹر بدر

خوش کن تبلیغی اور تربیتی مساعی

پونچھ میں تین افراد کا قبول احمدیت

خدا تعالیٰ کے فضل سے علاقہ پونچھ میں ہماری جماعتیں خدا کے فضل سے ۱۸ برس پہلے سے قائم ہیں جن میں بعض دیہات سے زائد خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے صحابہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تمام جماعتیں انتہائی اخلاص کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے شب و روز سرگرم عمل ہیں۔ اور ان کی ان مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں ہر سال سعید روحوں کو حق و صداقت کے شناخت کی توفیق مل رہی ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم حوالدار اورنگ زیب صاحب راٹھور، مکرم مولوی فیروز الدین صاحب اور مکرم مولوی شیخ جلال الدین صاحب فارغ التحصیل دیوبند کو قبول احمدیت کی سعادت سے نوازا ہے وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

احباب جماعت سے ان تمام افراد کی استقامت اور ان کے ایمان و اخلاص میں ترقی کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ التماس ہے۔

خاکسار: بشارت احمد بشیر مبلغ انچارج علاقہ پونچھ

میرو دھرم سمیلن میں احمدی مبلغ کی شرکت

سنام ضلع سنگرور (پنجاب) میں الوحدت تنظیم کی جانب سے مورخہ ۲۸-۲۹ دسمبر کو مقامی ہائی اسکول میں میرو دھرم سمیلن کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شرکت کے لئے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ محترم مولانا صاحب موصوف جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی بناء پر چونکہ خود تشریف نہیں لے جا سکے اس لئے ان کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کوریگ اور خاکسار نے شمولیت اختیار کی۔ سمیلن کا پروگرام ٹھیک دس بجے منی روپ چند جی کی صدارت میں یہ سمیلن منعقد ہوا۔ اور سب سے پہلے خاکسار کو ہی "اسلام مذہب" کے عنوان پر تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ خاکسار کی تقریر بفضلہ تعالیٰ سامعین کی دلچسپی کا موجب بنی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے صدر جلسہ کی خدمت میں قرآن مجید ہندی کا پہلا سیپارہ اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا۔

مختلف مذاہب کی طرف سے لگائی گئی کتب کی نمائش میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی مکرم مبارک احمد صاحب مالیر کوٹلہ کی نگرانی میں ایک اسٹال لگوایا گیا تھا۔

سمیلن سے فارغ ہو کر سنام کے بہت سے مسلمان بھائیوں سے ملنے اور گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اور شہید اودھم سنگھ لائبریری سنام میں جماعت کی ۱۹ کتب رکھوانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی مخلصانہ مساعی

مورخہ ۵/۱۱ کو گوری دیوی پیٹ میں مکرم عبد العزیز صاحب صدر جماعت کے تعاون سے تری راجا صاحب بنک منیجر کی صدارت میں ایک شاندار تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت اور نظم خوانی کے بعد خاکسار، مکرم مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب بی ایس سی، مکرم عبد الغنی صاحب ہندی پنڈت، مکرم تاج الدین صاحب ہندی پنڈت اور صاحب صدر نے تقاریر کیں اس موقعہ پر دو افراد جن میں جامع مسجد ملک پلی کے خطیب مکرم مولوی غلام جیلانی صاحب بھی شامل ہیں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ بابرکت کرے اور راہ حق میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

● حیدرآباد کے عیسائیوں کی طرف سے شائع شدہ انگریزی اشتہار بعنوان "میں نے پا لیا" کے جواب میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کثیر تعداد میں ایک جوابی انگریزی اشتہار شائع کیا گیا اور سکندرآباد و حیدرآباد کے ۹۰ خدام نے رات ۹ بجے سے صبح ۷ بجے تک کے دوران اس اشتہار کو مختلف علاقوں میں اور گرجا گھروں پر چسپاں کیا جس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے۔

● گذشتہ سال اخبار "سیاست" میں عثمانیہ یونیورسٹی کے اسلامک ریسرچ کے صدر کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے تبلیغ اسلام کرنے والی دوسری جماعتوں کا تو ذکر کیا مگر جماعت احمدیہ کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ اس پر جب انہیں مناسب رنگ میں توجہ دلائی گئی تو اس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ عثمانیہ یونیورسٹی کے ایم اے فائنل کے اسلامک اسٹڈیز سلیبس کے پارٹ اول اور پارٹ چہارم میں احمدیہ تحریک کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے یونیورسٹی کے طلباء جماعتی معلومات کی غرض سے اب دار التبلیغ میں بھی جوق در جوق آنا شروع ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

● مورخہ ۲۳/۱۱ کو سکھ صاحبان کی طرف سے لالی بازار سکندرآباد میں منعقدہ ایک وسیع جلسہ میں خود ان کی دعوت پر خاکسار کو کم و بیش چھ ہزار سامعین کے سامنے تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر مجروحی صاحب نے خاکسار کا بہترین رنگ میں تعارف کرایا اور گل پوشی کی مقامی خدام نے جلسہ گاہ میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کو مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

احمدی مبلغ کی تقریر کا اخبار "کشمیر ٹرانسپورٹ" جموں میں ذکر

مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں اور مقامی مبلغ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد کی "گوروپرب" کے موقعہ پر سکھ گوردوارہ میں ہونے والی تقاریر کے ضمن میں اخبار مذکور اپنی ۱۰ دسمبر ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

"جموں میں جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ (صدر) بابو محمد یوسف اور مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ جماعت احمدیہ نے گورو نانک دیو جی مہاراج کے "گوروپرب" پر جموں کے مختلف گوردواروں میں تقریر کر کے نہ صرف گورو نانک دیو جی مہاراج کی تعلیمات اور سیکولر روایت پر روشنی ڈالی بلکہ قومی اتحاد اور یکجہتی پر زور دیتے ہوئے اس بات کو بھی اجاگر کیا کہ احمدیہ جماعت مذہب سے بالاتر قومی اتحاد میں یقین رکھنے والی واحد جماعت ہے انہوں نے اپنی تقریروں میں یہ ظاہر کر دیا کہ مخلوق کا احمدیہ جماعت نہ صرف اہل اسلام تک محدود ہے بلکہ اس کا دائرہ دوسرے تمام مذہبوں تک..."

"تاریخ بدل رہا ہے"

لجنات اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات

● لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰ نومبر کو منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں بہنوں نے پوری دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ بعد نماز ظہر و عصر محترمہ محبوبہ نور اللہ صاحبہ کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں لجنات و ناصرات کو مختلف اہم امور کی جانب توجہ دلائی گئی مورخہ ۱۴ دسمبر کو علمی و ورزشی مقابلہ جات کے نتائج سنائے گئے اور اول، دوم اور سوم آنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعض ممبرات کو ان کی حسن کارکردگی پر خصوصی انعامات بھی دیئے گئے۔

خاکسار: آفریدہ حمید سیکرٹری لجنہ شاہجہانپور

● ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور کا دوسرا سالانہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوا جس میں بچیوں کے مختلف علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جج کے فرائض مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے ادا کئے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کے علاوہ بعض بچیوں کو عمدہ کارکردگی پر بھی انعامات دیئے گئے۔

خاکسار: حمیدہ خاتون سیکرٹری ناصرات شاہجہانپور

● الحمد للہ ناصرات الاحمدیہ شیموگہ (کرناٹک) کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۸۰ء کو تین بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ناصرات کی بچیاں کثیر تعداد میں شریک ہوئیں سب سے پہلے محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ شیموگہ کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا اور اس کے بعد بچیوں کے علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلے کرائے گئے جج کے فرائض محترمہ طاہرۃ النساء صاحبہ، محترمہ سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ اور محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے ادا کئے۔ فجزاہن اللہ خیراً۔

مقابلوں کے اختتام پر صدر صاحبہ کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی انجام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم جعفر صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ نے تمام حاضرات کی چائے سے تواضع کی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار: ساجدہ بیگم سیکرٹری ناصرات شیموگہ

● مورخہ ۳۰/۱۱ کو لجنہ اماء اللہ شیموگہ کا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس کی صدارت

(باقی صفحہ ۸ پر)

نتیجہ امتحان دینی نصاب ناصرات الاحمدیہ بھارت ۱۹۸۰ء

سال ۱۹۸۰ء کا دینی امتحان ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کے نصاب کے مطابق لیا گیا۔ معیار سوم کا نتیجہ تمام مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ معیار اوّل اور دوم کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ چونکہ قادیان کی ناصرات کا نصاب زیادہ تھا اس لئے اُن کی پوزیشن علیحدہ لگائی گئی ہے اور بیرون ناصرات میں شہری ناصرات اور دیہاتی ناصرات کی علیحدہ علیحدہ پوزیشن لگائی گئی ہے۔ پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کے نام کے ساتھ پوزیشن لکھدی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

نوٹ: ۱۹۸۱ء کا لائحہ عمل ہر مجلس ناصرات کو بھجوا دیا گیا ہے۔ سیکرٹری ناصرات لائحہ عمل کے مطابق گروپس بنا کر نصاب لکھوا دیں۔ اور امتحان کی تیاری ابھی سے کروائی جائے۔ امتحان انشاء اللہ ماہ احسان (جون) کے آخری اتوار کو ہوگا۔ اس سال گذشتہ سال سے امتحان دینے والی بچیوں کی تعداد بہت کم رہی ہے۔

نگران ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معیار اوّل، شہری ناصرات

قادیان

نام ممبرات	حاصل کردہ نمبر
۱۔ عزیزہ امۃ الحفیظ گجراتی	۴۶/۱۰۰
۲۔ ،، ریحانہ متین	۴۰ ،،
۳۔ ،، ناصرہ طیبہ	۶۹ ،،
۴۔ ،، حمیدہ خانم	۵۹ ،،
۵۔ ،، بشریٰ صادقہ	۶۵ ،،
۶۔ ،، راشدہ سلطانہ	۶۰ ،،
۷۔ ،، ملکہ منزہ	۶۵ ،،
۸۔ ،، مبارکہ بیگم	۳۹ ،،
۹۔ ،، امۃ الحیٔ	۴۴ ،،
۱۰۔ ،، امۃ المنان	۵۱ ،،
۱۱۔ ،، زبیدہ خانم	۵۳
۱۲۔ ،، امۃ النصیر اختر	۶۱
۱۳۔ ،، امۃ النصیر	۴۸
۱۴۔ ،، سعیدہ بیگم	۳۳
۱۵۔ ،، امۃ الوہاب	۴۸
۱۶۔ ،، ساجدہ پروین	۵۳
۱۷۔ ،، امۃ الباری	۶۹
۱۸۔ ،، طاہرہ شوکت	۸۸ اوّل
۱۹۔ ،، امۃ الرؤف	۷۳
۲۰۔ ،، شوکت منورہ	۵۶
۲۱۔ ،، راشدہ پروین	۵۵
۲۲۔ ،، امۃ النصیر بشریٰ	۷۵
۲۳۔ ،، مبشرہ شوکت	۶۴
۲۴۔ ،، نصیرہ سلطانہ	۷۹ سوم
۲۵۔ طلعت بشریٰ	۶۷
۲۶۔ ،، امۃ الہادی	۵۳
۲۷۔ ،، رضیہ بیگم پونچھی	۸۳
۲۸۔ ،، تسلیم بیگم	۴۳

کلکتہ

۱۔ عزیزہ منورہ سلطانہ	۳۵
۲۔ ،، سعیدہ قمر	۴۳

(see also the second Calcutta list below)

کلکتہ (continued)

۱۔ عزیزہ سجیدہ جبیں	۳۹
۲۔ ،، فریدہ انور	۳۳

بنگلور

۱۔ عزیزہ طاہرہ تسنیم	۴۶

شاہجہانپور

۱۔ عزیزہ مبشرہ نفضل	۶۵ سوم

بھاگلپور

۱۔ عزیزہ شاکرہ خورشید	۵۶
۲۔ ،، ساجدہ مسرت	۵۴

حیدرآباد

۱۔ عزیزہ رضیہ بیگم	

شیموگہ

۱۔ عزیزہ عائشہ یاسمین	۴۷
۲۔ ،، عصمت النساء	۵۱
۳۔ ،، امۃ الحمید	۵۹
۴۔ ،، بدر النساء	۷۶ اوّل
۵۔ ،، بشریٰ بیگم	۷۲ دوم
۶۔ ،، امۃ النصیر	۶۵ سوم

معیار اوّل دیہی ناصرات

چنتہ کنٹہ

۱۔ عزیزہ زینت بیگم	۴۵
۲۔ ،، نصرت بیگم	۴۲
۳۔ ،، نعیمہ بیگم	۵۰
۴۔ ،، امۃ المتین	۳۳
۵۔ ،، طاہرہ بیگم	۴۴
۶۔ ،، نصرت جہاں	۳۵

کرڈاپلی

۱۔ عزیزہ حنیفہ بیگم	۵۶
۲۔ ،، انجمن بانو	۸۰ سوم
۳۔ ،، صلاتون بیگم	۵۹
۴۔ ،، کلثوم بیگم	۴۲

کیرنگ

۱۔ عزیزہ رابعہ بشریٰ	۲۵
۲۔ ،، نرگس بانو	۶۰ چہارم

سورو

۱۔ عزیزہ رضیہ بشریٰ	۸۱ دوم
۲۔ ،، رابعہ بصری	۹۱ اوّل

معیار دوم شہری ناصرات

قادیان

۱۔ عزیزہ عزیزہ مبارکہ	۸۴ دوم
۲۔ ،، طلعت راشدہ	۹۳ اوّل
۳۔ ،، سعیدہ پروین پونچھی	۷۸
۴۔ ،، افتخار محمود	۶۷
۵۔ ،، راشدہ پروین	۸۰ سوم
۶۔ ،، مظفر محنہ	۶۵
۷۔ ،، مبارکہ طیبہ	۴۷
۸۔ ،، طلعت بشریٰ	۵۵
۹۔ ،، امۃ الباسط	۴۳
۱۰۔ ،، بشریٰ خورشید	۴۲
۱۱۔ ،، طاہرہ صدیقہ	۶۵
۱۲۔ ،، امۃ الحیٔ فاروق	۸۴
۱۳۔ ،، امۃ الودود رومی	۵۳
۱۴۔ ،، امۃ الحکیم	۷۱
۱۵۔ ،، آنسہ امۃ الرقیب	۶۰
۱۶۔ ،، فہیمہ مبارکہ	۶۲
۱۷۔ ،، امۃ السلام	۴۱
۱۸۔ ،، جمیلہ بیگم	۶۶
۱۹۔ ،، امۃ الوحید	۶۷
۲۰۔ ،، امۃ الشکور	۳۶
۲۱۔ ،، شاہین اختر	۶۲
۲۲۔ ،، فریدہ بیگم	۵۲
۲۳۔ ،، بشریٰ بیگم بدر	۶۷
۲۴۔ ،، آصفہ بیگم	۴۶
۲۵۔ ،، بشریٰ بیگم	۴۲
۲۶۔ ،، نکہت یاسمین	۳۳
۲۷۔ ،، روبینہ شاہین	۶۲
۲۸۔ ،، امۃ الرشید پونچھی	۴۳
۲۹۔ ،، مسرت مبارکہ	۴۲
۳۰۔ ،، امۃ القدوس	۵۹
۳۱۔ ،، عطیہ بیگم	۵۲
۳۲۔ ،، فرحت تسنیم	۴۶
۳۳۔ ،، رضیہ بانو	۴۵
۳۴۔ ،، مبارکہ بیگم	۸۰ سوم
۳۵۔ ،، امۃ المجیب	۴۳
۳۶۔ ،، امۃ ا[illegible]	۴۴
۳۷۔ عزیزہ وجیہہ بشریٰ	۵۴
۳۸۔ ،، امۃ الرزاق	۵۵
۳۹۔ ،، راشدہ پروین	۳۵

کلکتہ

۱۔ عزیزہ منورہ سلطانہ	۳۵
۲۔ ،، سعیدہ قمر	۴۳

بنگلور

۱۔ عزیزہ جبیں تاج	۴۲
۲۔ ،، منور سلطانہ	۶۱

سکندرآباد

۱۔ عزیزہ نصرت الدین	۵۶
۲۔ ،، صالحۃ الدین	۴۷
۳۔ ،، عظمت فرزانہ	۳۶
۴۔ ،، عطیہ سلطانہ	۴۱
۵۔ ،، منصورہ یوسف	۴۸

بھاگلپور

۱۔ عزیزہ ممتاز بانو	۵۶

حیدرآباد

۱۔ عزیزہ نعیمہ بیگم	۴۱
۲۔ ،، امۃ النصیر	۷۶ دوم
۳۔ ،، طیبہ صدیقہ	۷۳ سوم
۴۔ ،، فائقہ مبارکہ	۴۸
۵۔ ،، فوزیہ بیگم	۴۸
۶۔ ،، تسنیم [illegible]	۵۲
۷۔ ،، سیدہ تزئین طاہر	۵۴
۸۔ ،، ساجدہ بیگم	۴۰

شیموگہ

۱۔ عزیزہ [illegible]	۵۲
۲۔ ،، آمنہ مبارکہ	۵۱
۳۔ ،، بانی ہاجرہ	۵۵
۴۔ ،، مقصودہ بیگم	۴۳
۵۔ ،، نذیرہ بیگم	۶۰
۶۔ ،، مشتری خانم بیگم	[illegible]
۷۔ ،، رفعت النساء	۵۲
۸۔ ،، یاسمین امۃ القدوس	۸۳ اوّل

دیہی ناصرات الاحمدیہ بھارت معیار اوّل

چنتہ کنٹہ

۱۔ عزیزہ عشرت سلطانہ	۳۴
۲۔ ،، امۃ القدوس	۴۴
۳۔ ،، ناصرہ بیگم	۳۶
۴۔ ،، شوکت میران	۳۳
۵۔ ،، افسر جہاں	۳۴
۶۔ ،، رشیدہ بیگم محی الدین	۲۸
۷۔ ،، نگہت سلطانہ	۳۳

۹۔ کیرنگ

۱۔ عزیزہ نذیرن بی بی	۳۵
۲۔ " رضیہ بیگم	۳۳
۳۔ " پروانہ بیگم	۳۴
۴۔ " مبارکہ بیگم	۴۰
۵۔ " رحمت بی بی	۲۳
۶۔ " فائقہ بیگم	۳۸
۷۔ " قدسیہ بیگم	۳۴
۸۔ عزیزہ صدیقہ بیگم	۳۳
۹۔ " امۃ الرشید	۴۰

۱۰۔ کرڈاپلی

۱۔ عزیزہ امۃ النور	۵۸
۲۔ " عصمہ بیگم	۶۶
۳۔ " ممتاز بیگم	۶۱
۴۔ " آمنہ بیگم	۵۴

وہ پھول جو مرجھا گئے

بقیہ صفحہ (۷)

اور ان کی ہمت سے کچھ اور نوجوان بھی آگے بڑھے اور دیکھتے ہی دیکھتے معماری کا کام سیکھ کر آٹھ مستری ٹرینڈ ہو گئے۔ اور یہ کام بخوبی چل نکلا۔ سنہ ۱۹۶۶ء تک آپ بڑی ہمت سے معماری کا کام سلسلہ کی عمارات پر کرتے رہے۔ پھر عمر کے تقاضا سے معذرت کر دی۔ اس کے بعد دفتر زائرین میں خدمت بجالاتے رہے۔

سنہ ۱۹۷۰ء میں لوکل انجمن احمدیہ کے انتخاب میں آپ سیکرٹری تبلیغ و تربیت مقرر ہوئے اور آخر تک آپ اس عہدہ پر منتخب ہوتے رہے۔ اکتوبر سنہ ۷۸ء میں آپ عزیزوں سے ملاقات کرنے کے لئے پاکستان گئے ہوئے تھے۔ جلسہ سالانہ سے چند یوم قبل قادیان واپس آگئے۔ دوست احباب نے پوچھا کہ ربوہ میں جلسہ بالکل قریب تھا۔ آپ کے ویزا میں وہاں جلسہ دیکھ لینے کی گنجائش بھی موجود تھی، آپ نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا؟ تو کہا کہ قادیان کا جلسہ چھوڑنے کو دل نہیں چاہا۔ جلسہ سالانہ سنہ ۷۸ء پر قادیان میں اپنی دوکان پر کتابوں اور ٹوپیوں کی باقاعدہ شو روم لگا کر سیل کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ گزرنے کے بعد علالت کا دور شروع ہوا۔ اوّل منہ میں زخم پیدا ہوئے۔ خود اور پھر مقامی ڈاکٹروں سے اس کا علاج کرواتے رہے۔ مگر حالت روز بروز خراب ہوتی چلی گئی۔ اپریل میں دائیں جانب آخری پسلی کے مقام پر سخت درد بھی ہونے لگا۔ اس کا بھی بڑی توجہ اور کوشش سے علاج ہوتا رہا۔ مگر جب بدل ما یتحلل میسر نہ آئے تو جسم کی تسخیر شروع ہو جاتی ہے۔ کمزوری بڑھنا شروع ہوئی۔ زیادہ صورت حال نازک ہونے پر امرتسر کے ایک ہسپتال سے رجوع کیا گیا۔ کئی قسم کے ٹسٹ ہو کر "ملٹی پل مائیلوما" بیماری تجویز ہوئی۔ اس کے لئے مخصوص قسم کی ادویہ کی ضرورت تھی جو یہاں میسر نہ تھیں آپ کے عزیزوں نے جو امریکہ میں مقیم تھے۔ کوشش کر کے دوائی فراہم کی۔ کچھ افاقہ ہوا۔ سفر کے قابل ہوئے تو آپ کے فرزندان اپنے ہمراہ پاکستان لے گئے تا وہاں انہیں زیادہ بہتر رنگ میں خدمت کا موقعہ مل سکے۔ اور دیگر اقرباء کو دیکھ کر ان کی طبیعت بھی بیماری کا مؤثر رنگ میں مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے۔ اور ایسا ہوا بھی۔ مگر پھر اچانک حالت بگڑنا شروع ہوئی۔ اور آخر لاہور میں ۲ر فروری ۱۹۸۰ء کو آپ کی روح اس مقام کی طرف پرواز کر گئی جہاں کوئی غم نہیں ہے۔ آپ تیسرے خوش نصیب درویش ہیں جن کی وفات بیرونِ ہند ہوئی مگر ان کی نعش کو قادیان لانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔

آپ کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار ہیں۔ سب ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے خادمِ دین ہیں۔ تبلیغ کا آپ کو بڑا شوق تھا۔ اور یہ جذبہ آپ کی اولاد میں بھی ورثہ میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور آپ کی اولاد کو اپنے فضلوں سے وافر حصّہ عطا فرمائے ✽

بقیہ صفحہ اوّل

استقبالیہ تقریب کا آغاز محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم اور محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم خوانی سے ہوا۔ سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے درویشانِ قادیان اور احبابِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی جانب سے محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا جس کی سائیکلوسٹائل کاپیاں اسی موقعہ پر حاضرین جلسہ میں تقسیم کی گئیں۔ (مکمل متن اندرونی صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔ ازاں بعد جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ۔ جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ۔ جناب رام پرکاش صاحب پربھاکر۔ محترم ہدایت اللہ صاحب ہیش۔ پروفیسر تھامس صاحب بیرنگ کرسچین کالج بٹالہ اور جناب ایچ۔ ایس۔ ورک صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خوش آمدید کہتے ہوئے مختصر الفاظ میں اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا ——— محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے ہندوستان کے طول و عرض میں منائی جا رہی یوم جمہوریت کی تقریب پر بھارتی عوام کو دلی مبارکباد کا تحفہ پیش کیا اور پھر ایڈریس پیش کرنے والے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے قادیان سے اپنی والہانہ عقیدت، حصولِ تعلیم کے تدریجی مراحل میں خود پر سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے لطف و احسانات اور اپنے علمی اعزازات کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی ایک مہتم بالشان پیشگوئی کے کمال آب و تاب کے ساتھ پورا ہونے کا انتہائی دلنشین انداز میں تفصیلی ذکر فرمایا۔ آخر میں محترم موصوف نے ذراتی فزکس میں اپنے اہم اور تازہ ترین انکشاف کی وضاحت کرتے ہوئے برصغیر ہند و پاک کے دانشوروں اور عوام کو مختلف ذرائع سے فزیکل سائنس کے فروغ کی جانب خصوصی توجہ دینے کی مؤثر تلقین فرمائی۔ اپنا دلچسپ اور معلوماتی خطاب ختم کرنے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے اخباری نمائندگان اور بعض سامعین کو اُن کے سوالات کے تسلی بخش جوابات سے سرفراز فرمایا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ پُروقار استقبالیہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ——— بعدہٗ محترم ڈاکٹر صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سائنس بلاک کا معائنہ فرمایا۔ اور پھر صحن مہمان خانہ میں تشریف لا کر مختلف گروپ فوٹوز میں شمولیت فرمائی۔

مسجد مبارک میں ظہر و عصر کی نمازوں کی باجماعت ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر محترم موصوف بذریعہ کار ٹھیک سوا دو بجے بعد دوپہر قادیان سے امرتسر کے لئے روانہ ہوئے۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بہت سے احباب نے پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اپنے قابلِ احترام مہمان کو رخصت کیا۔ امرتسر تک مشایعت کی غرض سے محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید۔ اور مکرم محمد یوسف صاحب درویش بھی محترم ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ قادیان سے روانہ ہوئے۔ واللہ خیر حافظاً ——— محترم ڈاکٹر صاحب کے استقبال اور آپ کے اعزاز میں منعقد ہونے والی تقریب کے انتظامات کے لئے مکرم (آگے دیکھئے کالم ۱، ۲ صفحہ ہذا نیچے)

محترم حضرت ناظر صاحب اعلیٰ کی جانب سے محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کی سرکردگی میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال (خرچ) پر مشتمل کافی عرصہ پہلے ہی ایک استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل کر دی گئی تھی۔ استقبالیہ کمیٹی کی حسنِ کارکردگی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ تمام متعلقہ انتظامات خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچے فجزاھم اللہ خیراً ✽ (نامہ نگار خصوصی)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور بڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :—
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76560.

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (مینیجر بدر)

منظوری ممبران مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان
برائے سال ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۹۸۱ء

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۱۹۸۱ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

(۱)	خاکسار مرزا وسیم احمد	صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان
(۲)	مکرم قریشی ممتاز احمد صاحب ہاشمی	سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔
(۳)	" منظور احمد صاحب سوز	ممبر نمائندہ تحریک جدید۔
(۴)	" مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ممبر۔ عالم سلسلہ۔
(۵)	" حکیم محمد دین صاحب	ممبر۔ عالم سلسلہ۔

صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ اخبار بدر کی مستقل خریدار بنیں

ہفت روزہ "بدر" قادیان آپ کا واحد مرکزی ترجمان ہے۔ جس میں آپ کے لئے ⊙ حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین رُوح پرور خطبات ⊙ جماعت کے اہلِ قلم حضرات کی بیش قیمت علمی و تحقیقی نگارشات ⊙ اور بین الاقوامی سطح پر جماعت کی کامیاب تبلیغی؛ تربیتی، تعلیمی اور طبی مساعی پر مشتمل خوش کن کارگزاریوں کے علاوہ تنظیمی اعتبار سے بھی بہت سا مفید اور کارآمد مواد موجود ہوتا ہے۔ مثلاً :-

☆— "بدر" کے ذریعہ آپ مرکزی تنظیم کی اہم تحریکات اور ہدایات سے متعلق بروقت راہ نمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

☆— آپ کی مخلصانہ مساعی کی کارگزاریاں "بدر" میں شائع ہوکر نہ صرف آپ کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوتی ہیں بلکہ

☆— الدّال علی الخیر کفاعلہ کے ارشاد کے مطابق یہ رپورٹیں دیگر مجالس کو بھی بیدار کرنے کا موجب بن کر نیکی کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔

اندریں صورت آپ کا جماعتی فرض ہے کہ :-

(الف)- آپ کی مجلس بدر کے کم از کم ایک پرچہ کی مستقل خریدار بنے۔

(ب)- جو خدام ذاتی طور پر اخبار کی خریداری کی توفیق رکھتے ہوں انہیں مناسب رنگ میں بدر کی سالانہ خریداری کی تحریک کریں۔

(ج)- اپنی اہم مجلسی مساعی کی مختصر رپورٹیں بدر میں اشاعت کی غرض سے بروقت شعبہ اشاعت کو بھجوانے کی کوشش کریں۔

(د)- خدام کو ضروریاتِ حقّہ کے ماتحت اہم دینی و علمی عنوانات پر مضامین تحریر کرنے کی جانب توجہ دلائی جائے تاکہ وہ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج ظفر موج کے بہترین سپاہی بن کر میدانِ علم میں اپنی خداداد علمی صلاحیتوں کے جوہر دکھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنی ان قومی اور جماعتی ذمہ داریوں سے کماحقہٗ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؞

مہتمم شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تصحیح

(۱) بدر مجریہ ۲۲ صلح (جنوری) کے صفحہ ۱۰ پر — "اُذکروا موتاکم بالخیر" کے تحت مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی آف بھدرواہ کی طرف سے ان کی اہلیہ محترمہ مہتاب بیگم صاحبہ مرحومہ کے حالات شائع ہوئے ہیں۔ مگر افسوس کہ سبقتِ قلم کی بناء پر خود مکرم خواجہ صاحب کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ جس کے لئے ادارہ بدر معذرت خواہ ہے۔

(۲) بدر مجریہ ۸ صلح (جنوری) کے ص۱ کالم ۱ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک کے نتیجہ امتحان دینی نصاب کے تحت مکرم عبدالباسط صاحب کے حاصل کردہ نمبر ۴۵ کی بجائے ۵۴ لکھے گئے ہیں۔ قارئین کرام اس کی درستی فرمالیں ؞ (ایڈیٹر بدر)

پروگرام دورہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر انسپکٹر تحریک جدید!
برائے صوبہ بنگال واڑیسہ

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بنگال واڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۸۱ء کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب کا حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱ ۱/۸۱	کیندراپاڑا	۱۸	۱	۱۹ ۲/۸۱
کلکتہ	۲۳ ۱/۸۱	۵	۲۸ ۱/۸۱	سونگھڑہ	۱۹	۱	۲۰
سورو	۲۸ ۱/۸۱	۱	۱ ۲/۸۱	کٹک	۲۰	۱	۲۱
بھدرک	۱ ۲	۱	۲ ۲	چودوار	۲۱	۱	۲۲
کٹک	۲	۱	۳	کرڈاپلی	۲۲	۲	۲۴
سرونیاگاؤں	۳	۱	۴	پینکال	۲۴	۲	۲۶
بھونیشور	۴	۱	۵	کورٹاپتہ	۲۶	۱	۲۷
نیالی پڑیپدا	۵	۱	۶	ارکھ پٹنہ	۲۷	۱	۲۸
خوردہ	۶	۱	۷	تانبرکوٹ	۲۸	۱	۲۹
کیرنگ	۸	۳	۱۱	کرچاک	۲۹	۱	۳۰
زنگاؤں	۱۱	۱	۱۲	بستہ پردہ	۳۰	۲	۱ ۴/۸۱
مانیکاگوڈا	۱۲	۱	۱۳	رورکیلہ	۱ ۴/۸۱	۱	۲ ۴/۸۱
نیاگڑھ	۱۳	۱	۱۴	کلکتہ و مرشدآباد	۲ ۴/۸۱	۶	۸ ۴/۸۱
کٹک	۱۴	۴	۱۸	قادیان	۱۰ ۴/۸۱	-	-

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے مالی سال کو شروع ہوئے تقریباً تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے تشخیص بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ قائدین کرام اس طرف خاص توجہ فرما کر جلد از جلد اپنی اپنی مجالس کے تشخیص بجٹ مرکز میں بھجوائیں۔ نیز ابھی سے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؞

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

"پندرھویں صدی ہجری کا آغاز اور لمحۂ فکریہ"

عنوانِ بالا سے مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کے ایک مضمون کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے ۸ صفحات پر مشتمل ٹریکٹ کی صورت شائع کیا ہے۔ جس میں امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو بزرگانِ سلف کی پیشگوئیوں کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے۔ خواہشمند احباب اور جماعتیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر مطلوبہ تعداد میں ٹریکٹ مفت حاصل کر سکتی ہیں۔

احمدیہ مسلم مشن
افضل گنج - حیدرآباد (آندھرا)